يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ.

ترجمہ: ''اے دلوں کے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔''

# راہِ عافیت

(حصہ اوّل)

جمع و ترتیب

ارکان نظام ایجوکیشن سوسائٹی

ناشر

نظام ایجوکیشن سوسائٹی

| | | |
|---|---|---|
| کتاب کا نام | ...... | راہ عافیت (حصہ اوّل) |
| اشاعتِ اوّل | ...... | رمضان ۱۴۲۲ھ، نومبر ۲۰۰۱ء |
| اشاعتِ دوم | ...... | شوال ۱۴۲۳ھ، جنوری ۲۰۰۳ء |
| تعداد | ...... | ایک ہزار (۱۰۰۰) |
| کمپوزنگ | ...... | فاروق اعظم کمپوزرز |
| باہتمام | ...... | ارکان نظام ایجوکیشن سوسائٹی |
| ناشر | ...... | نظام ایجوکیشن سوسائٹی |
| ملنے کا پتہ | ...... | فون نمبر: 6337803 |


یہ کتابچہ پہلے ''تحفۂ رمضان'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے، مگر اس خیال سے کہ قارئین اس کو صرف رمضان ہی کیلئے مخصوص سمجھیں گے، اس لئے اس کتابچہ کا نام ''راہِ عافیت'' کر دیا گیا ہے۔

# فہرست مضامین



| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ❋ حرفِ آغاز........................ | ۵ |
| ❋ تلاوتِ قرآن پاک........................ | ۸ |
| تلاوتِ قرآن پاک دنیا میں نور اور آخرت میں ذخیرہ ........ | ۸ |
| اس امت کا شرف اور افتخار قرآن پاک ہے ........ | ۸ |
| اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹنے والے اور ان کا عمل........ | ۹ |
| اہلِ تلاوت اہلُ اللہ ہیں........................ | ۹ |
| قرآن پاک کو آواز سے اور آہستہ پڑھنے والا........ | ۹ |
| جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے ........ | ۱۰ |
| سب سے بہترین شخص کون ہے؟ ........ | ۱۰ |
| آدابِ تلاوت قرآن پاک........................ | ۱۰ |
| ❋ ذکرُ اللہ........................ | ۱۴ |
| ذکرُ اللہ کی کثرت کا حکم اور اس کی حکمت ........ | ۱۴ |
| چند اذکار اور دعائیں ........ | ۲۰ |
| ❋ انعاماتِ الٰہیہ........................ | ۲۶ |
| جنت کی خوشخبری ........ | ۲۶ |
| جنت کی کنجی ........ | ۲۸ |
| ہر روز سورہ اخلاص پڑھنے کی تاثیر ........ | ۲۸ |

| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۲۹ | خطاؤں کو معاف کرنے کا اجر ........ |
| ۳۱ | تحیۃ الوضو کی فضیلت ........ |
| ۳۲ | ❊ نماز ........ |
| ۳۴ | خشوع وخضوع ........ |
| ۳۶ | بعض نماز نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے ........ |
| ۳۷ | نماز کا چور ........ |
| ۳۹ | ❊ فضائلِ صدقات ........ |
| ۴۰ | ہر بھلائی صدقہ ہے ........ |
| ۴۴ | مال خرچ کرنے کے فضائل ........ |
| ۴۶ | مال خرچ کرنے کے متعلق چند قرآنی آیات ........ |
| ۵۰ | ❊ حضرت ابن عباسؓ کو رسول اللہ ﷺ کی چند نصیحتیں ........ |
| ۵۹ | ❊ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری کا تقویٰ اور فنائیت ........ |
| ۶۰ | ❊ احکامات الٰہیہ ........ |
| ۶۰ | آنکھوں کی حفاظت ........ |
| ۶۴ | زبان کی حفاظت ........ |
| ۶۹ | لباس کے شرعی اصول ........ |
| ۷۲ | دنیا سے دل نہ لگاؤ ........ |
| ۸۰ | پردہ کا حکم تمام خواتین کو ہے ........ |
| ۸۵ | ❊ مراقبۂ موت ........ |
| ۹۰ | ❊ چالیس احادیث ........ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ آغاز

## نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اللہ رب العزت نے اپنے ہر بندہ کو مختلف مقررہ مدت دے کر اس فانی دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کی بندگی کریں اور اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ ہم اس کی خوشنودی اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم خلوصِ نیت سے نیک کام کریں۔ خلوصِ نیت سے نیک کام کرنے کو ہی عبادت کہتے ہیں۔

اگر ہماری نیت نیک ہے تو ہمارے دنیاوی کام بھی عبادت بن جاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو اچھے کام میں صرف کریں اور اس کی قدر کریں اس لئے کہ ایک گزرا ہوا لمحہ کبھی واپس نہیں آ سکتا۔ اپنی زندگی کے لمحات نیک کاموں میں صرف کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح بھی کریں۔ اس لئے کہ ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر'' اس امت کا تمغۂ امتیاز ہے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان مرد و عورت پر ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کی انجام دہی لازمی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہو رہی ہو اور اس کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے تو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے سب پر عذاب

آجاتا ہے۔ اور دعا تک قبول نہیں ہوتی۔

آیئے ہم خلوص دل سے عہد کریں کہ ہم انشاء اللہ آئندہ۔

- تمام نمازوں کی پابندی کریں گے۔
- پورے روزے رکھیں گے۔
- کثرت سے ذکرُاللہ کریں گے۔
- صدقات ادا کریں گے۔
- اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اس کی راہ میں خرچ کریں گے۔
- حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کریں گے۔
- توبہ واستغفار کی پابندی کریں گے۔
- درود شریف کی پابندی کریں گے۔
- فحش باتوں سے پرہیز کریں گے۔
- جہاد فی سبیل اللہ کی کوشش کریں گے۔ (آمین)

والسلام

طالبِ دعا

ارکان نظام ایجوکیشن سوسائٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط﴾

(آل عمران: آیت۱۱۰)

ترجمہ: ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو نیک کام کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تلاوتِ قرآن پاک

## تلاوتِ قرآن پاک دنیا میں نور اور آخرت میں ذخیرہ

**ترجمہ حدیث:** ''ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقویٰ کا اہتمام کرو کہ تقویٰ تمام امور کی جڑ ہے میں نے عرض کیا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ارشاد فرمادیں تو حضورؐ نے فرمایا کہ تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرو کہ دنیا میں یہ نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔''

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ فی حدیث طویل)

## اس امت کا شرف اور افتخار قرآن پاک ہے

**ترجمہ حدیث:** ''حضرت عائشہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ہر چیز کے لئے کوئی شرف و افتخار ہوا کرتا ہے جس سے وہ تفاخر کیا کرتا ہے۔ میری امت کی رونق اور افتخار قرآن شریف ہے۔'' (رواہ فی الحلیۃ)

## اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹنے والے اور ان کا عمل

**ترجمہ حدیث:** ''ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ اللہ جل شانہٗ کی طرف رجوع اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حق سبحانہٗ سے نکلی ہے یعنی کلامِ پاک۔''

## اہلِ تلاوت اہلُ اللہ ہیں

**ترجمہ حدیث:** ''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے لئے لوگوں میں سے بعض خاص گھر کے لوگ ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔''

## قرآن پاک کو آواز سے اور آہستہ پڑھنے والا

**ترجمہ حدیث:** ''عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کا آواز سے پڑھنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔'' (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی والحاکم وقال علی شرط البخاری)

# جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے

**ترجمہ حدیث:** ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔''

(رواہ الترمذی ورواہ الدارمی والحاکم)

# سب سے بہترین شخص کون ہے؟

**ترجمہ حدیث:** ''حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔'' (رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

(ماخوذ فضائل قرآن، مؤلف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ)

# آدابِ تلاوتِ قرآن پاک

مسواک اور وضو کے بعد کسی یک سوئی کی جگہ میں نہایت وقار و تواضع کے ساتھ رو بہ قبلہ بیٹھے اور نہایت ہی حضور قلب اور خشوع کے ساتھ اس لطف سے جو اس وقت مناسب ہے اس طرح پڑھے کہ گویا خود حق سبحانہٗ کو کلام پاک سنا رہا ہے اگر وہ معنی سمجھتا ہے تو تدبر و تفکر کے ساتھ آیاتِ وعدۂ رحمت پر

دعائے مغفرت و رحمت مانگے اور آیاتِ عذاب وعید پر اللہ سے پناہ چاہے کہ اس کے سوا کوئی بھی چارہ ساز نہیں آیاتِ تنزیہ و تقدیس پر ''سبحان اللہ'' کہے اور از خود تلاوت میں رونا نہ آئے تو بہ تکلف رونے کی سعی کرے۔

پس اگر یاد کرنا مقصود نہ ہو تو پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ کلام پاک کو رحل یا تکیہ یا کسی اونچی جگہ پر رکھے۔ تلاوت کے درمیان کسی سے کلام نہ کرے۔ اگر کوئی ضرورت پیش آ ہی جائے تو کلام پاک بند کرے اور پھر اس کے بعد ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھ کر دوبارہ شروع کرے۔ اگر مجمع میں لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہوں تو آہستہ پڑھنا افضل ہے ورنہ آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے۔

مشائخ نے تلاوت کے چھ ظاہری آداب اور چھ باطنی آداب ارشاد فرمائے ہیں۔

## ظاہری آداب:

- اول غایت احترام سے رو بہ قبلہ بیٹھے۔
- دوم پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ ترتیل و تجوید سے پڑھے۔
- سوم رونے کی سی سعی کرے چاہے بہ تکلف ہی کیوں نہ ہو۔
- چہارم آیاتِ رحمت و آیاتِ عذاب کا حق ادا کرے۔

- پانچویں اگر ریا کا احتمال ہو یا کسی دوسرے مسلمان کی تکلیف وحرج کا اندیشہ ہوتو آہستہ پڑھے ورنہ آواز سے۔
- ششم خوش الحانی سے پڑھے کہ خوش الحانی سے کلام پاک پڑھنے کی بہت سی احادیث میں تاکید آئی ہے۔

## باطنی آداب:

- اول کلام پاک کی عظمت دل میں رکھے کہ کیسا عالی مرتبہ کلام ہے۔
- دوم حق سبحانہٗ وتقدس کی علوشان اور رفعت وکبریائی کو دل میں رکھے جس کا کلام ہے۔
- سوم دل کو وساوس وخطرات سے پاک رکھے۔
- چہارم معانی کا تدبر کرے اور لذت کے ساتھ پڑھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب تمام رات ایک آیت کو پڑھ کر گزار دی۔

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞﴾ (المائدہ ۵:۱۸) (ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ”اے اللہ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر مغفرت فرما دے تو تُو عزت وحکمت والا ہے۔“

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رات اس آیت کو پڑھ کر صبح کر دی۔

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞﴾ (یٰسین۔۵۹)

ترجمہ: ”اے مجرمو! آج قیامت کے دن فرماں برداروں سے الگ ہو جاؤ۔“

- پنجم جن آیات کی تلاوت کر رہا ہے دل کو ان کے تابع بنادے اگر آیتِ رحمت زبان پر ہے دل سرورِ محض بن جائے اور آیتِ عذاب اگر آ جائے تو دل لرز جائے۔
- ششم کانوں کو اس درجہ متوجہ بنا دے کہ گویا خود حق سبحانہٗ و تقدس کلام فرما رہے ہیں اور بندہ سن رہا ہے۔

(ماخوذ فضائل قرآن، مؤلف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ)

# ذکرُ اللہ

## ذکرُ اللہ کی کثرت کا حکم اور اس کی حکمت

قرآن کریم میں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، میں سے کسی بھی عبادت کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم نہیں۔ مگر ذکرُ اللہ کے متعلق قرآن کریم کی متعدد آیات میں بکثرت کرنے کا ارشاد ہے سورہ انفال، سورہ جمعہ میں اور سورہ احزاب میں "وَالذّاکِرِیْنَ اللّٰہ کَثِیْرًا وَّالذّاکِرَاتَ" فرمایا:

اس کی حکمت غالبًا یہ ہے کہ اول تو ذکرُ اللہ سب عبادات کی اصل روح ہے، جیسا کہ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے آیا ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجاہدین میں سب سے زیادہ اجر وثواب کس کا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرے۔ پھر پوچھا کہ روزہ داروں میں کس کا ثواب سب سے زیادہ ہے؟ پھر اسی طرح نماز، زکوٰۃ اور حج وصدقہ کے متعلق سوالات کیے، ہر مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ جو اللہ کا ذکر زیادہ کرے وہی

زیادہ مستحق اجر ہے۔ (رواہ احمد ابن کثیر)

دوسرے وہ سب عبادات میں سب سے زیادہ سہل ہے۔ شریعت نے بھی اس کے لئے کوئی شرط نہیں رکھی، وضو، بے وضو، لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، ہر وقت ذکرُ اللہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ نہ انسان سے کوئی محنت لیتا ہے، نہ کسی فرصت کو مقتضی ہے۔ اور اثر و فائدہ اس کا اتنا عظیم ہے کہ ذکرُ اللہ کے ذریعہ دنیا کے کام بھی دین اور عبادت بن جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد کی دعاء، گھر سے نکلنے اور واپس آنے کی دعائیں، سفر میں جانے اور دوران سفر اور وطن کی واپسی کی دعائیں، کوئی کاروبار کرنے سے پہلے اور بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمودہ دعاؤں کا حاصل ہی یہ ہے کہ مسلمان کسی وقت اللہ سے غافل ہو کر کوئی کام نہ کرے، اور اس نے یہ ماثور دعائیں اپنے کاموں میں پڑھ لیں تو وہ دنیا کے کام بھی دین بن جاتے ہیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝﴾ (الاحزاب: ۴۱، ۴۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد اور پاکی بولتے رہو اور اس کی صبح اور شام۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ذکرُ اللہ کے سوا کوئی ایسی عبادت عائد نہیں کی جس کی کوئی خاص حد مقرر نہ ہو۔ نماز پانچ وقت کی اور ہر نماز کی رکعات متعین ہیں، روزے ماہ رمضان کے متعین اور مقرر ہیں، حج بھی خاص مقام پر خاص اعمال مقررہ کرنے کا نام ہے۔ زکوٰۃ بھی سال میں ایک ہی مرتبہ فرض ہوتی ہے۔ مگر ذکرُ اللہ ایسی عبادت ہے کہ نہ اس کی کوئی حد اور تعداد متعین ہے، نہ کوئی خاص وقت اور زمانہ مقرر ہے نہ اس کے لئے کوئی خاص ہیئت قیام یا نشست مقرر ہے، نہ اس کے لئے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے۔ ہر وقت ہر حال میں ذکرُ اللہ بکثرت کرنے کا حکم ہے سفر ہو یا حضر، تندرستی ہو تا بیماری، خشکی میں ہو یا دریا میں، رات ہو یا دن ہر حال میں ذکرُ اللہ کا حکم ہے۔

اسی لئے اس کے ترک میں انسان کا کوئی عذر مسموع نہیں بجز اس کے کہ عقل وحواس ہی نہ رہیں بے ہوش ہو جائے۔ اس کے علاوہ دوسری عبادات میں بیماری اور مجبوری کے حالات میں انسان کو معذور قرار دے کر عبادت میں اختصار اور کمی یا معافی کی رخصتیں بھی ہیں، مگر ذکرُ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی شرط نہیں رکھی اور اس کے فضائل و برکات بھی بے شمار ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطاب کر کے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلا دوں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول ہے، اور تمہارے درجات بلند کرنے والی ہے، اور تمہارے لئے سونے چاندی کے صدقہ وخیرات سے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو اور تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو، تم ان کی گردنیں مارو وہ تمہاری۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی چیز اور کون سا عمل ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ذِکْرُ اللّٰہِ عَزَّوَ جَلَّ﴾ (ابن کثیر)

ترجمہ: ”یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد۔“

نیز امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سنی ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑتا“ وہ یہ ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلِنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاحْفَظُ وَصِیَّتَکَ﴾ (ابن کثیر)

ترجمہ: ’’یا اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا شکر بہت کروں اور تیری نصیحت کا تابع رہوں اور تیرا ذکر کثرت سے کیا کروں اور تیری وصیت کو محفوظ رکھوں۔‘‘

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کی کہ ذکرُاللہ کی کثرت کی توفیق عطا ہو۔

ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلام کے اعمال وفرائض و واجبات تو بہت ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی مختصر جامع بات بتلا دیں کہ میں اس کو مضبوطی سے اختیار کرلوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِ اللّٰهِ تَعَالٰی﴾ (مسند احمد، ابن کثیر)

ترجمہ: ’’تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہئے۔‘‘

حضرت ابوسعید خضریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ﴾

(ابن کثیر از مسند احمد)

ترجمہ: ”تم اللہ کا ذکر اتنا کرو کہ دیکھنے والے تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔“

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں اللہ کا ذکر نہ آئے تو قیامت کے روز یہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ثابت ہوگی۔

(رواہ احمد، ابن کثیر)

﴿وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾

یعنی اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔ صبح وشام سے مراد یا تو تمام اوقات ہیں یا پھر صبح وشام کی تخصیص اس لئے کہ ان اوقات میں ذکرُ اللہ کی تاکید بھی زیادہ ہے اور برکت بھی، ورنہ ذکرُ اللہ کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص ومحدود نہیں ہے۔

﴿هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ﴾

یعنی جب تم ذکرُ اللہ کی کثرت کے عادی ہو گئے اور صبح وشام کی تسبیح پر مداومت کرنے لگے تو اس کا اعزاز واکرام اللہ کے نزدیک یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کریں گے۔

(ماخوذ سورہ احزاب، معارف القرآن، جلد ہفتم)

ذکرُاللہ ہی وہ راستہ اور دروازہ ہے جو حق جل جلالہٗ اور اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوا ہے۔ اس سے بندہ اس کی بارگاہ عالی تک پہنچ سکتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کی بدبختی کیا ہوگی؟

حدیث میں ہے کہ دو کلمے رحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ وہ زبان پر ہلکے ہیں مگر میزان عمل میں بہت وزنی ہیں۔ وہ کلمے یہ ہیں:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾ (بخاری و مسلم)

# چند اذکار اور دعائیں

چند اذکار و دعائیں درج ذیل ہیں جن کے پڑھنے سے دنیا و آخرت میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔

* ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ (افضل الذکر)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

* ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی (کل کائنات پر) بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

* ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾

ترجمہ: ”پاکی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے (جو) بڑی شان اور عظمت کا مالک ہے۔“

* ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾

ترجمہ: ”طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے (جو) بڑی شان اور عظمت کا مالک ہے۔“

یہ کلمہ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے

* ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾

ترجمہ: ”میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد وثنا کرتا ہوں پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔“

* ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝﴾

ترجمہ: ''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

* ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ﴾

ترجمہ: ''اے اللہ! رحمت نازل فرما نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ اُمی ہیں۔''

* ﴿لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں پاک ہے تیری ذات بیشک میں ہی ہوں قصوروار۔''

* ﴿يَا رَبِّ اغْفِرْلِىْ﴾

ترجمہ: ''اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔''

* ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

ترجمہ: ''میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔''

* ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ مرتبہ)، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ مرتبہ)، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(۳۴ مرتبہ)﴾

ترجمہ: ''اللہ پاک اور بے عیب ہے، حمد اللہ ہی کے لئے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔''

* ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمٰاتِهٖ﴾ (تین بار صبح وشام)

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی (اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں) اور اس کی تعریف اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے موافق اور اس کے عرش کے ہموزن، اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر۔''

* ﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ (سات مرتبہ صبح وشام)

ترجمہ: ''مجھے اللہ کافی ہے اسی پر بھروسہ کرتا ہوں نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔''

* ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ﴾

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو واضح طور پر برحق بادشاہ ہے۔''

* ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾

ترجمہ: ''میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی، جو سننے والا اور جاننے والا

ہے۔"

* ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ﴾

ترجمہ: "میں اس ذاتِ پاک سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہی ہمیشہ رہنے والا ہے اور اسی کی طرف عاجزی کے ساتھ رجوع کرتا ہوں۔"

* ﴿یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ﴾

ترجمہ: "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو دین پر قائم رکھیئے۔"

* ﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ﴾

ترجمہ: "اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے مدد چاہتا ہوں۔"

* ﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ﴾ (فجر ومغرب کے بعد سات مرتبہ)

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما۔"

* ﴿اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ﴾ (جامع ترمذی)

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل میں میری بھلائی اور ہدایت کے خیالات پیدا کر اور مجھ کو میرے نفس کی برائی سے بچا دے۔"

* ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ﴾

ترجمہ: ’’اے اللہ! مجھ پر رحمت فرما اپنے فضل کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔‘‘

* ﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

ترجمہ: ’’اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اے جہانوں کے پروردگار!۔‘‘

## ’’ابراہیم بن ادہمؒ کی نصیحت‘‘

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے کسی کو دنیا کی باتوں میں مشغول دیکھ کر فرمایا: کیا تمہیں ان باتوں پر ثواب کی امید ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تو ان باتوں کی وجہ سے اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر ان باتوں سے کیا فائدہ جن پر نہ ثواب کی امید ہے اور نہ ہی عذاب سے بچنے کی توقع۔ لہٰذا اللہ کا ذکر کر۔

# انعاماتِ الٰہیہ

## جنت کی خوشخبری

❊ ذرا ذرا سا عمل کرنے پر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور جنت میں محل بنانے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص موذّن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے۔ (حصن)

❊ دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔ (مسلم)

❊ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے بارہ (۱۲) رکعات چاشت کی پڑھ لیں اس کے لئے خدا جنت میں ایک سونے کا گھر بنا دے گا۔ (مشکوۃ)

❊ بعض اعمال پر دوزخ حرام کرنے اور دوزخ سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ مثلا ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے ظہر سے

پہلے چار سنتوں کی اور ظہر کے بعد چار سنتوں کی پابندی کرلی اس کو خدا دوزخ پر حرام فرما دے گا۔

✽ اور ایک روایت میں ہے کہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات (۷) مرتبہ "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" پڑھ لے اور پھر رات کو مر جائے تو انشاء اللہ دوزخ میں نہ جاسکے گا۔ اور فجر کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے اس کو سات مرتبہ پڑھ لے اور پھر اس دن مر جائے تو انشاء اللہ دوزخ میں نہ جاسکے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

✽ ایک بہت بڑا اکرم اللہ پاک کا یہ ہے کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کرنا چاہتا ہے تو صرف نیت کرنے پر اس کو ایک نیکی مل جاتی ہے اور جب عمل کرنے لگتا ہے تو عمل سے پہلے پہلے عمل کے لئے جتنے کام کرے گا ان کا اجر علیحدہ علیحدہ ملے گا مثلاً کوئی شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے تو یہی نہیں کہ اس کو صرف نماز پڑھنے کا اجر ملے گا بلکہ وضو کرنے کا علیحدہ اجر ملے گا اور مسجد میں جانے کا الگ ثواب ملے گا اور اندھیرے میں مسجد جانے کا ثواب جدا عنایت ہوگا اور نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کا اجر مستقل ملے گا غرضیکہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ کر کے نفع ہی نفع ہے اللہ کے معاملہ میں ٹوٹے کا نام نہیں۔

انسانوں کی نادانی ہے کہ ایسے سخی داتا کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف رُخ

کرتے ہیں۔ (ماخوذ شرح اربعین نووی، اردو ترجمہ مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب)

## جنت کی کنجی

✲ اور حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے سوال کیا کہ کیا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" جنت کی کنجی نہیں ہے؟ وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا بے شک لیکن کنجی میں دندانے بھی ضروری ہیں...... پس اگر تم ایسی کنجی لے کر آئے جس میں دندانے موجود ہیں تو (یقیناً) اس سے جنت کے دروازے کھل جائیں گے ورنہ تمہارے جنت کے دروازے نہیں کھلیں گے۔ (بخاری ترجمۃ الباب)

## ہر روز سورۂ اخلاص پڑھنے کی تاثیر

✲ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہر روز دو سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے تو اس کے (نامۂ اعمال سے) سے پچاس برس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اِلَّا یہ کہ اس پر دَین ہو۔ (یعنی بندوں کے حقوق ہوں)۔

(ترمذی، دارمی، مظاہر حق، شرح مشکوۃ شریف صفحہ ۴۱۹)

# خطاؤں کو معاف کرنے کا اجر

* قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا میرے اوپر کوئی حق ہو۔ ”فَلَا یَقُوْمُ اِلَّا اِنْسَانٌ عَفَا“ پس کوئی شخص کھڑا نہیں ہوگا مگر وہ جس نے دنیا میں کسی کی خطاؤں کو معاف کیا ہوگا۔

(روح المعانی جلد۱۴ صفحہ۵۸)

* حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ آپؐ یکایک ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کے دانت نظر آنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ پر میرے ماں باپ قربان، آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے دیکھا میری امت کے دو آدمی اللہ رب العزت کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرے رب! میرے بھائی سے میرا حق دلوایئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس کے پاس تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی۔

وہ شخص بولا! میرے رب! اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی تو وہ

میرے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔ (یہ کہتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے، اور فرمایا: وہ دن بڑا ہی سخت ہوگا، لوگ اس کے بھی محتاج ہوں گے کہ کسی طرح ان کے گناہ ہی ہٹا لئے جائیں۔ پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مانگنے والے سے کہا: ذرا اپنی نگاہ اوپر اٹھاؤ اور دیکھو۔

اس نے اوپر دیکھا تو بولا: سونے کے شہر اور سونے کے محل ہیں، موتیوں سے مرصع ہیں، یہ کس نبی کے لئے ہیں؟ کس صدیق کے لئے ہیں؟ کس شہید کے لئے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کی قیمت دے (اس کے لئے ہیں)

وہ بولا: میرے رب! بھلا اس کی قیمت کون دے سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو دے سکتا ہے۔

اس نے پوچھا: کیسے؟

فرمایا: اپنے بھائی کو معاف کرکے۔

وہ بولا: میرے رب! میں نے اس کو معاف کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور اسے جنت میں لے جا۔

پھر اس موقع پر آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، اپنے درمیان صلح صفائی رکھو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح صفائی کراتا ہے۔ (الحاکم البیہقی)

## تحیۃ الوضو کی فضیلت

* ”اور حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) سرتاج دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت (فجر کی نماز کے بعد) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا اور جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کس عمل کے ذریعہ تم نے جنت میں مجھ سے پیش روی اختیار کی ہے؟ (کیونکہ) میں جب بھی جنت میں داخل ہوا اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے جب بھی اذان دی ہے تو اس کے بعد دو رکعت نماز (ضرور) پڑھی ہے اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا ہے میں نے اسی وقت نماز پڑھنی ضروری سمجھا ہے۔ یعنی ہر وضو کے ساتھ پابندی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنی میں نے اپنے اوپر لازم قرار دے رکھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اسی وجہ سے تم اس عظیم درجہ کو پہنچے ہو۔“ (ترمذی، مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف)

# نماز

*** ترجمہ حدیث:** ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔'' (بخاری ومسلم)

*** ترجمہ حدیث:** ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس کا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے۔'' (رواہ مسلم)

*** ترجمہ حدیث:** ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے

وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔"

(بروایت ابی داؤد و ابن ماجہ، وابوداؤد والنسائی)

*** ترجمہ حدیث:** "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں۔" (رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ والترمذی)

*** ترجمہ حدیث:** "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے نواں حصہ بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی اور آدھا لکھا جاتا ہے۔" (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

*** ترجمہ حدیث:** "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز کا چھوڑنا انسان کو کفر سے ملا دیتا ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔" (رواہ احمد ومسلم)

(ماخوذ فضائل نماز، مولف شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا)

# خشوع و خضوع

❊ خشوع نماز کی روح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خاشع کون ہو سکتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گیا اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور فرط گریہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے دیگ کے جوش کرنے کی آواز۔ (شمائل ترمذی)

❊ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارکان نماز کو خوب سکون و اطمینان سے ادا کیا کرتے تھے نماز کے ارکان میں سب سے کم وقفہ رکوع کے بعد قیام میں ہوتا ہے لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد اتنی دیر قیام کرتے کہ ہم لوگ سمجھتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانا بھول گئے۔ (سیرۃ النبی جلد دوم)

❊ ایک بار دروازہ پر نقش و نگار بنا ہوا پردہ پڑا تھا، نماز میں اس پر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہ پڑ گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ اسے ہٹا دو اس کے نقش و نگار حضوریٔ قلب پر اثر انداز ہوئے۔ (سیرت النبی جلد دوم)

✽ حضرت عقبہ بن حارث نوفلیؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینے میں عصر کی نماز پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بیویوں کے حجروں میں سے کسی حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ خلاف معمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عجلت کو دیکھ کر تشویش میں پڑ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حجرے سے نکل کر ان کے سامنے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس ہوا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عجلت پر متعجب ہو رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ نماز کی حالت میں مجھے سونے کی ایک اینٹ یاد آ گئی، مجھے یہ ناگوار معلوم ہوا کہ وہ مجھ کو اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے روک دے اس لئے میں نے اس کی تقسیم کا حکم دے دیا۔ (بخاری)

✽ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے اور دو سجدوں کے درمیان بھی اتنی ہی دیر لگاتے کہ لوگوں کو یہی خیال گزرتا۔ (بخاری)

✽ نماز کا وقت آتا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ ایک بار ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا یہ کیا حال ہے؟ فرمایا کہ یہ

اس بار کے اٹھانے کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین اور پہاڑ پر پیش کیا تو ان سب نے اس بار کے اٹھانے کے ڈر سے انکار کر دیا۔

(احیاء العلوم)

## بعض نماز نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے

جس نے وقت پر نمازیں پڑھیں اور ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور خشوع کے ساتھ اچھی طرح قیام رکوع اور سجدہ کیا تو وہ نماز روشن اور چمکدار ہو کر نکلتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے اسی طرح اللہ تیری حفاظت کرے اور جس شخص نے وقت ٹال کر نمازیں پڑھیں اور نہ ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور نہ خشوع وخضوع کے ساتھ ان کا رکوع اور سجدہ کیا تو وہ نماز کالی کلوٹی ہو کر نکلتی ہے اور نمازی کو بددعا دیتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا خدا تجھے بھی ضائع کرے پھر وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

مشہور باخدا بزرگ حضرت ابراہیم ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ نماز سے فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیتے ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ڈرتا ہوں کہ میری نماز میرے منہ پر نہ ماردی جائے۔

# نماز کا چور

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''بعض آدمی ساٹھ ساٹھ سال تک نماز پڑھتے ہیں اور فی الحقیقت ان کی ایک نماز بھی نہیں ہوتی عرض کیا گیا کہ یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ رکوع ٹھیک کرتے ہیں تو سجدہ پورا نہیں کرتے اور سجدہ پورا کرتے ہیں تو رکوع پورا نہیں کرتے''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ ابن قیم علیہ الرحمۃ نے اپنی اپنی کتاب الصلوٰۃ میں ان روایتوں کو نقل فرمایا ہے۔

اس طرح نماز پڑھنے والے ہی کی خرابی نہیں ہے بلکہ جو شخص کسی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھے اور منع نہ کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو یہ دیکھے کہ وہ اپنی نماز خراب کر رہا ہے اور اسے منع نہ کرے تو اس کے گناہ اور وبال میں وہ بھی شریک ہوگا۔

حضرت بلال بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تنہا ایسی نماز پڑھتا ہے اور اس کو کوئی دیکھتا نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا اور جو لوگ

اسے دیکھتے ہیں اور وہ نماز کو خراب کرتا ہے اور رکوع و سجود اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو اس کا گناہ سب پر ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے اچھی طرح رکوع اور سجود نہ کرنے والے کو ''نماز کا چور'' کہا گیا ہے اور ایسے شخص کو نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(کتاب الصلوٰۃ امام احمد)

## ''اہم نصیحت''

جلیل القدر تابعی حضرت سفیان ثوریؒ کا ارشاد ہے کہ:

''دنیا کے لئے اتنی محنت کرو جس قدر دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کرو جس قدر وہاں رہنا ہے۔''

# فضائل صدقات

- اگر کوئی بلا یا مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کی وجہ سے پیچھے رہ جاتی ہے۔
- صدقہ بیماریوں کو ہٹاتا ہے۔ نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور عمر بڑھاتا ہے۔ حدیث ہے کہ اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔
- صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے۔
- صدقہ برائیوں کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ حدیث ہے کہ صبح کو سویرے سویرے صدقہ کر دیا کرو اس لئے کہ بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی۔
- صدقہ حق تعالیٰ شانہٗ کے غصے کو دور کرتا ہے اور بری موت کو ہٹاتا ہے۔
- صدقہ مرتے وقت شیطان کے وسوسے سے محفوظ رکھتا ہے اور مرض کی شدت کی وجہ سے ناشکری کے الفاظ کہنے سے حفاظت کرتا ہے اور ناگہانی موت کو روکتا ہے۔
- حدیث ہے کہ صدقہ قبر کی گرمی کو زائل کرتا ہے۔

- قیامت کے روز انسان اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔
- صدقہ خطاؤں کو ایسا بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔
- صدقہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔
- صدقہ اللہ جل شانہٗ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

## ہر بھلائی صدقہ ہے

﴿كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَاللّٰهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ﴾

ترجمہ: ”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ہر بھلائی صدقہ ہے اور کسی کارِ خیر پر دوسروں کو ترغیب دینے کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ خود کو کرنے کا ثواب ہے اور اللہ جل شانہٗ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو محبوب رکھتے ہیں۔“

اس حدیث پاک میں تین مضامین ہیں۔

**اول:** یہ کہ ہر بھلائی صدقہ ہے یعنی صدقہ کے لئے مال ہی دینا ضروری نہیں بلکہ جو بھلائی کسی کے ساتھ کی جائے وہ ثواب کے اعتبار سے صدقہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اس کے

لئے ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ ایک صدقہ کیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس کی طاقت کس کو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوک پڑا ہو اس کو ہٹا دو، یہ بھی صدقہ ہے۔ راستہ میں کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہو اس کو ہٹا دو، یہ بھی صدقہ ہے اور کچھ نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نفل سب کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (مشکوۃ)

اس لئے کہ نماز میں ہر جوڑ کو اللہ کی عبادت میں حرکت کرنا پڑتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ روزانہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو انسان پر ہر جوڑ کے بدلہ میں ایک صدقہ ہے۔

دو انسانوں کے درمیان انصاف کر دو یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی شخص کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کر دو یہ بھی صدقہ ہے۔ اس کا سامان اٹھا کر دے دو یہ بھی صدقہ ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنا بھی صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے چلے صدقہ ہے۔ کسی کو راستہ بتا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے۔ (جامع الصغیر)

ہر نماز صدقہ ہے۔ روزہ صدقہ ہے۔ حج صدقہ ہے۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ ایک اور حدیث

ہے کہ جو کوئی راستہ میں مل جائے اس کو سلام کرنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (ابوداؤد)

ہر بھلائی ہر نیکی ہر احسان صدقہ ہے بشرطیکہ اللہ کے واسطے ہو۔

**دوم:** یہ کہ جو شخص کسی کارِ خیر پر کسی کو ترغیب دے اس کو بھی ایسا ہی ثواب ہے جیسا کرنے والے کو۔ یہ حدیث مشہور ہے۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ بھلائی کا راستہ بتانے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو کرنے والا ہو حق تعالیٰ شانہٗ کی عطا اور احسان، بخشش اور انعام کا کیا ٹھکانہ ہے اس کی عطائیں اس کے الطاف بے محنت ملتے ہیں مگر ہم لینا ہی نہ چاہیں تو اس کا کیا علاج ہے ایک شخص خود نفلیں کثرت سے نہیں پڑھ سکتا، وہ دوسروں کو ترغیب دے کر نفلیں پڑھوائے اس کو بھی ان کا ثواب ملتا ہے۔ ایک شخص خود روزے نہیں رکھ سکتا، حج نہیں کرسکتا، جہاد نہیں کر سکتا لیکن ان چیزوں کی دوسروں کو ترغیب دیتا ہے تو خود ان سب عبادات کا شریک بنتا ہے۔ بہت غور سے سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ اگر انسان خود ہی اس سب عبادتوں کو کرنے والا ہو تو ایک ہی کے کرنے کا ثواب ملے گا لیکن ان عبادتوں پر سو آدمیوں کو ترغیب دے کر کھڑا کر دے تو سو کا ثواب ملے گا اور ہزار، دو ہزار جتنے لوگوں کو آمادہ کرے گا سب کا ثواب ملتا رہے گا اور لطف یہ

ہے کہ خود اگر مر بھی جائے گا تو ان اعمال کے کرنے والوں کے اعمال کا ثواب بعد میں بھی انشا اللہ پہنچتا رہے گا کیا اللہ جل شانہٗ کے احسانات کی کوئی حد ہے؟

زندگی بہرحال ختم ہونے والی چیز ہے اور مرنے کے بعد وہی کام آتا ہے جو انسان اپنی زندگی میں کرے۔ اس لئے زندگی کے ان لمحات کو بہت غنیمت سمجھنا چاہئے۔

**سوم:** یہ کہ اللہ جل شانہٗ مصیبت زدہ لوگوں کی فریادرسی کو پسند کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے جو شخص کسی مؤمن سے دنیا کی کسی مصیبت کو زائل کرتا ہے اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن اس کی مصیبت کو زائل کریں گے اور جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے کو سہولت پہنچاتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کو دنیا و آخرت کی سہولت عطا فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہٗ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث ہے کہ ساری کی ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ جل شانہٗ کے نزدیک وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (مشکوٰۃ)

(ماخوذ فضائل صدقات)

# مال خرچ کرنے کے فضائل

اللہ پاک کے کلام اور اس کے سچے رسول سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں خرچ کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل اتنے کثرت سے وارد ہیں کہ حد نہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیسہ پاس رکھنے کی چیز ہے ہی نہیں یہ پیدا ہی اس لئے ہوا ہے کہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتے (کہ کتنا خرچ کیا) بلکہ تمہارے اعمال اور تمہارے دلوں کی طرف دیکھتے ہیں کہ (کس نیت اور کس ارادہ سے خرچ کیا) (مشکوٰۃ)

احادیث میں بہت کثرت سے دکھاوے کے لئے خرچ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایسے وقت میں خرچ کرے جب تندرست ہو۔ اپنی زندگی اور بہت زمانہ تک دنیا میں رہنے کی امید ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں اے انسان اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھا دے۔ نہ اس میں آگ لگنے کا اندیشہ

ہے نہ غرق ہو جانے کا نہ چوری کا میں ایسے وقت میں وہ تجھ کو پورا کا پورا واپس کروں گا جس وقت تجھے اس کی انتہائی ضرورت ہوگی۔ (درمنثور)

جو شخص کوئی نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے اور جو اللہ کے راستہ میں خرچ کرے اس کو ہر خرچ کیا سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک کھجور اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ثواب کو اتنا بڑھاتے ہیں کہ وہ احد کے پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے لوگو! اپنے لئے کچھ آگے بھیج دو، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا ''کیا تیرے پاس رسول نہیں آئے جنہوں نے تجھے احکام پہنچا دیئے ہوں؟ کیا میں نے تجھ کو مال عطا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے ضرورت سے زیادہ نہیں دیا تھا؟ تو نے اپنے لئے کیا چیز آگے بھیجی؟ وہ شخص ادھر ادھر دیکھے گا کچھ نظر نہ آئے گا۔ آنکھوں کے سامنے جہنم ہوگی۔ پس جو شخص اس سے بچ سکتا ہو بچنے کی کوشش کرے، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (کنز)

(ماخوذ فضائل صدقات)

**حدیث**: ''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ سب سے زیادہ اجر وثواب رکھتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے وقت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جبکہ انسان تندرست ہو اور اپنی آئندہ ضروریات کے پیش نظر یہ خوف بھی ہو اکہ مال خرچ کر ڈالا تو کہیں بعد میں محتاج نہ ہو جاؤں اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو اس وقت تک نہ ٹلاؤ جب تک کہ روح تمہاری حلق میں آجائے اور مرنے لگو تو اس وقت کہو کہ اتنا مال فلاں کو دے دو، اتنا مال فلاں کام میں خرچ کردو۔‘‘ (صحیح بخاری ومسلم)

## مال خرچ کرنے کے متعلق چند قرآنی آیات

* ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُطُ ص وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾

(البقرۃ: آیت ۲۴۵)

ترجمہ: ’’کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ اس کو بڑھا کر دوگنا بلکہ کئی گنا کردے اور اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور وہی کشائش کرتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔‘‘

* ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا

بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾

(البقرۃ: آیت۲۵۴)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جو ہم نے تم کو روزی دی ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس دن نہ تو خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی اور نہ کوئی سفارش چلے گی اور کافر ہی لوگ ظلم کرتے ہیں۔''

✽ ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ: آیت۲۶۱)

ترجمہ: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بال کے اندر سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا ہے جاننے والا ہے۔''

✽ ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لا لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (البقرۃ: آیت۲۶۲)

ترجمہ: ''جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں، ان کے لئے ان کے رب کے یہاں ان کے اعمال کا ثواب ہے اور نہ ان کے لئے کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

* ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ﴾

(البقرۃ: آیت ۲۶۷)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنی کمائی میں عمدہ چیز کو خرچ کیا کرو اور اس چیز میں سے جو کہ ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا، اور ردی چیز کی طرف نیت مت لے جایا کرو کہ اس میں سے خرچ کرو، حالانکہ (ویسی ہی چیز کوئی اگر تم کو دینے لگے تو) تم اس کو کبھی نہ لو گے ہاں مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے تعریف کے لائق ہے۔''

* ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا

مِنْ مَّا رَزَقْنٰـكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿ (المنافقون: آیت ۸ تا ۱۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں، اور جو ایسا کرے گا، ایسے ہی لوگ خسارہ والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے اور وہ کہنے لگے، اے میرے رب مجھ کو تھوڑے دن کی اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خیرات کر دیتا، اور نیک لوگوں میں ہو جاتا، اور اللہ جل شانہٗ کسی شخص کو بھی جب اس کی موت کا وقت آ جائے ہر گز مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔''

# حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کی چند نصیحتیں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خطاب فرمایا کہ ”اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں:“

(۱) اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت کرے گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے آگے پائے گا۔

(۲) جب تو سوال کرے تو (بس) اللہ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے درخواست کر۔

(۳) اور اس کا یقین رکھ کہ اگر (ساری) امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے نفع پہنچا دے تو اس کے سوا تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر (ساری) امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ ضرر (جانی مالی نقصان) پہنچا دے تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے پھر

فرمایا کہ (فیصلے لکھنے والے) قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے سوکھ چکے (جو ہونا تھا لکھ دیا اب اس میں ادل بدل نہیں ہوسکتا) یہ ترمذی کی روایت ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے (جس کی عبد بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مسند میں تخریج کی ہے) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ۔

(۴) آرام و راحت کے زمانہ میں اللہ سے جان پہچان رکھ (یعنی اس سے برابر دعا اور عاجزی کا اظہار کرتا رہ) وہ تجھے سختی کے زمانے میں پہچانے رکھے گا (یعنی اس وقت تیری حاجت روائی فرمائے گا)

(۵) اس بات کا یقین کر کہ جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی ہی نہ تھی اور جو مصیبت تجھ پر آ کر رہی وہ تجھ سے ٹلنے والی ہی نہ تھی۔

(۶) یہ بھی سمجھ لے کہ مدد صبر کے ساتھ ہے۔

(۷) اچھا حال آنا بے چینی کے ساتھ ہے۔

(۸) اس کا بھی یقین کر کہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

یہ حدیث بڑی جامع نصیحتوں پر مشتمل ہے۔

تشریح:

(۱) احکام الٰہیہ کی نگہداشت سے بندہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔

اللہ کا دھیان رکھ یعنی اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے حکموں پر چلنے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا خاص خیال رکھ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھنے سے گریز کرتا رہ۔ ایسا کرنے سے اللہ کی حفاظت میں آجائے گا۔ جب انسان اللہ کے حکموں پر چلنے کا دھیان رکھتا ہے اور اللہ کی مرضی کے موافق چلنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کو دونوں جہاں کی آفات و بلیات اور مصیبتوں سے محفوظ فرماتے ہیں۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص نوعمری اور تندرستی اور طاقت کے زمانہ میں اللہ کا دھیان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بڑھاپے میں اور ضعیفی کے زمانہ میں اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور آخری سانس تک اس کی عقل و سمجھ، بینائی اور کانوں کی طاقت کو محفوظ رکھتے ہیں۔

اللہ کی حفاظت میں بندہ یہاں تک آجاتا ہے کہ نقصان پہنچانے والی چیزوں کو بھی اللہ جل شانہٗ اس کی حفاظت اور اس کے نفع کا ذریعہ بنا دیتے ہیں جس کی بے شمار مثالیں حضرات صحابہ کرام اور دیگر اولیائے امت کی تاریخ و سیر کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً حضرت علا بن الحضرمی اور حضرت سعد بن

وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پورے لشکر کے ساتھ بغیر کشتی کے سمندر پار ہو جانا اور حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شیر سے خدمت لینا اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آواز سے جنگل کے تمام درندوں کا بھاگ جانا وغیرہ وغیرہ۔

اور جو بندے اللہ کی اطاعت نہیں کرتے ان کی اپنی چیزیں بھی ان کی اطاعت نہیں کرتیں۔

اللہ کے حقوق کا دھیان رکھنے سے جو اللہ تعالیٰ بندہ کی حفاظت فرماتے ہیں وہ صرف دنیاوی اور جسمانی حفاظت تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے دین و ایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں اس کو ایمان اور عمل صالحہ کے ماحول میں رکھتے ہیں دین متین کا خادم اور دین کا داعی بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندہ کے اور اس سے سرزد ہونے والے اس گناہ کے درمیان آڑے آجاتے ہیں جسے کر کے وہ دوزخ میں چلا جاتا۔

اور یہ جو فرمایا کہ ”تو اللہ کا دھیان رکھ اسے تو اپنے آگے پائے گا“ یعنی تیرا ہر کام بنتا چلا جائے گا اور تیری صلاح و فلاح کی غیب سے شکلیں نکلتی چلی آئیں گی تو جہاں بھی ہوگا یہ محسوس کرے گا کہ میرا محافظ اور نگراں اور ناصر و مدد گار میرے ساتھ ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا ”لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا“ (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے)

**(۲) صرف اللہ سے سوال کر:** جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر جو بندے اللہ کو حاجت روا، مشکل کشا، ناصر و مددگار مانتے ہیں تو یہ عقیدہ رکھنے والے بندے ہر حال اور ہر مقام میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور حاجت روائی کے لئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور دست دعا اسی کے سامنے پھیلاتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آگ میں ڈالے جارہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تشریف لاکر عرض کیا کہ میری ضرورت ہو تو مدد کروں اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

﴿اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ”تمہاری مدد کی مجھے ضرورت نہیں۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہاں تک نصیحت فرمائی تھی کہ اگر سواری سے تمہارا کوڑا گر جائے تو خود اترو اور کوڑا اٹھاؤ۔

ایک دیہاتی اپنی کسی ضرورت کے سلسلہ میں مغلیہ حکومت کے

بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ سے مدد چاہنے کے لئے آیا جب بادشاہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ بادشاہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے سوال کر رہا ہے یہ دیکھتے ہی وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ جس سے یہ مانگ رہا ہے میں بھی اسی سے مانگ لوں گا۔

**(۳) اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا:** تیسری نصیحت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ ساری امت کے لوگ اگر آپس میں مل کر اگر تجھے کوئی نفع یا نقصان پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے مختار کل صرف اللہ ہی ہے اس کے فیصلے کو کوئی الٹ نہیں سکتا اس کی بھیجی ہوئی مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا جو اس نے لکھ دیا وہی ہوگا۔ لکھنے والے قلم اٹھا لئے گئے اور جن صحیفوں میں تقدیر لکھی گئی تھی وہ سوکھ چکے اب کچھ ادل بدل نہ ہوگا۔

**(۴) راحت کے زمانہ میں اللہ سے جان پہچان رکھ:** اس نصیحت میں انسان کو متنبہ فرمایا ہے کہ انسان مصیبت میں تو اللہ کو یاد رکھتا ہے اور جب اسے آرام و چین نصیب ہوتا ہے تو اللہ کو بھول جاتا ہے مصیبت میں اللہ کو یاد رکھنا اور چین و آرام کے زمانہ میں بھول جانا بندگی کے خلاف ہے بندہ کا یہ طرز نہایت بے غیرتی کا ہے کہ مصیبت میں تو لمبی لمبی دعائیں کرے اور نمازیوں سے مسجدیں بھر جائیں آیت کریمہ کے وظیفے پڑھتے پڑھتے تسبیحوں کے دانے

تک گھس جائیں اور جب مصیبت ٹل جائے تو اللہ کو بالکل بھول جائے۔

(۵) پانچویں نصیحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ ہر نفع اور ضرر اور آرام و تکلیف مقدر ہے جو نفع یا نقصان تجھے مل گیا اس کا مل جانا ضروری تھا اور جو ٹل گیا وہ مل ہی نہ سکتا تھا۔ درحقیقت یہ بہت اہم نصیحت ہے جو انسان کی دنیا و آخرت سنوار دینے کے لئے کافی ہے انسان جو دنیا کمانے اور روپیہ جوڑنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتا ہے اور ہر قسم کی مصیبتیں اس مقصد کے لئے برداشت کرتا ہے ان سب سے اس کو نجات مل سکتی ہے جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہو اور یہ جانتا اور مانتا ہو کہ جو ہونا ہے ہو کر رہے گا میری کوشش سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

یہی وجہ ہے کہ قرن اول کے مسلمان ظاہری سبب کے طور پر تھوڑا بہت وقت دنیا کمانے میں خرچ کرتے تھے اور مقصد زندگی انہوں نے آخرت کے کمانے کو بنایا تھا آخرت کا نقصان ان کو گوارا نہ تھا۔

(۶) چھٹی نصیحت یہ فرمائی کہ مدد صبر کے ساتھ ہے یعنی مصیبت آنے پر صبر کرو اس سے اللہ کی مدد ہوگی۔

صبر کے اصل معنی جمے رہنے اور ثابت قدم رہنے کے ہیں اسی معنی کے لحاظ سے بزرگوں نے فرمایا کہ صبر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مصیبت پر صبر کرنا یعنی جزع فزع اور اللہ پر اعتراض کرنے سے باز رہنا۔
(۲) اطاعت اور عبادت پر جمے رہنا۔
(۳) گناہوں سے بچنے پر جمے رہنا۔

جو لوگ صبر اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ غیب سے ان کی مدد فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے برسہا برس دشمنوں کی ایذائیں سہیں اور مصیبتیں جھیلیں لیکن صبر کئے ہوئے اپنا کام انجام دیتے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو زیر کیا۔ صبر کا بڑا اجر ہے۔

(۷) اچھا حال آنا بے چینی کے ساتھ ہے: یعنی اس دنیا میں راحت و تکلیف دونوں ساتھ ساتھ ہیں مصیبت کے بعد راحت ملا کرتی ہے جب مصیبت اور بے چینی پہنچے تو یوں سمجھو کہ یہ راحت کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے بعد آرام ملنے والا ہے۔ قرآن مجید میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات جگہ جگہ ذکر کئے گئے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حضرات انتہائی بے چینی اور مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اللہ رب العزت نے ان کے لئے بعد میں راہیں کھولیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت

موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثالیں موجود ہیں۔

**(۸) مشکل کے ساتھ آسانی ہے:** آٹھویں نصیحت یہ فرمائی کہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے جیسا کہ سورہ الم نشرح میں بھی فرمایا "**فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا**" (سو یقین جانو مشکل کے ساتھ آسانی ہے بلاشبہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے)

جب بندہ مصیبت میں پھنس جاتا ہے اور مشکل اسے گھیر لیتی ہے اور اللہ کے سوا کہیں سے بھی اپنی حاجت پوری ہوتی نہیں دیکھتا تو اللہ ہی پر بھروسہ کر لیتا ہے جب راحت اور آرام آنے میں دیر لگتی ہے اور ناامیدی اسے گھیرنے لگتی ہے تو اپنے نفس سے بدگمان ہوجاتا ہے تو اللہ جل شانہٗ کو اس کی یہ بے نفسی اس قدر پسند آتی ہے کہ جلد اس کی طرف رحمت سے متوجہ ہوجاتے ہیں اور اس کی مصیبت دور فرماتے ہیں۔

(ماخود شرح اربعین نووی، اردو ترجمہ مولانا عاشق الٰہی صاحبؒ)

# حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری صاحب کا تقویٰ وفنائیت

شاہ عبدالغنی صاحبؒ سے ذرا سی غلطی ہو گئی تھی ایک کسان کو زیادہ ڈانٹ دیا تھا بعد میں حضرت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا فوراً دو میل اس کے گاؤں گئے رات کو پہنچے اور کہا کہ میں نے بے جا تم کو ڈانٹ دیا تم خدا کیلئے مجھے معاف کردو۔ کسان نے کہا کہ آپ میرے باپ سے بھی زیادہ بڑے ہیں عالم دین ہیں آپ کو حق ہے مجھے ڈانٹنے کا۔ فرمایا ہرگز نہیں قیامت کے دن معلوم نہیں عبدالغنی کا کیا حال ہوگا۔ معاف کرو گے تب یہاں سے جاؤں گا، اس نے کہا کہ اچھا اس لئے معاف کیا کہ آپ کا دل خوش ہوجائے۔

مخلوق خدا پر رحم کرنے اور ظلم پر معافی مانگنے کا انعام یہ ملا کہ رات کو حضرت نے سرکار دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ دو کشتیاں ہیں ایک پر سرکار دوعالم ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تشریف فرما ہیں دوسری کشتی کچھ فاصلہ پر ہے اس پر شاہ عبدالغنی صاحبؒ اکیلے بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے علی! عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو۔

آج ہے کوئی شخص جس سے زیادتی ہوگئی ہو وہ جا کر اپنے سے چھوٹے سے معافی مانگے کہ معاف کردو!! سبحان اللہ! کیا شان تھی ہمارے بزرگوں کی!!

(مواعظ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب)

# احکاماتِ الٰہیہ

## آنکھوں کی حفاظت

### آنکھیں بڑی نعمت ہیں:

یہ آنکھ ایک مشین ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے کہ انسان اس کا تصور نہیں کرسکتا بے مانگے مل گئی ہے اور مفت مل گئی ہے اس کے لئے کوئی محنت اور پیسہ خرچ نہیں کرنا پڑا اس لئے اس نعمت کی قدر نہیں ہے ان لوگوں سے جا کر پوچھو جو اس نعمت سے محروم ہیں۔

### آنکھ کا صحیح استعمال:

اب اگر اس نعمت کا صحیح استعمال کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تم کو اس پر ثواب بھی دوں گا مثلاً اس آنکھ کے ذریعہ محبت کی نگاہ اپنے والدین پر ڈالو تو حدیث شریف میں ہے کہ ایک حج کا اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا اللہ اکبر! ایک دوسری حدیث میں ہے کہ شوہر گھر میں داخل ہوا اور اس نے اپنی

بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھا اور بیوی نے شوہر کو محبت کی نگاہ سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جب اس آنکھ کو صحیح جگہ پر استعمال کیا جارہا ہے تو صرف یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر لذت اور لطف فرمارہے ہیں بلکہ اس پر اجر وثواب بھی عطا فرمارہے ہیں لیکن اگر اس کا غلط استعمال کرو گے اور غلط جگہ پر نگاہ ڈالو گے اور غلط چیزیں دیکھو گے تو پھر اس کا وبال بھی بڑا سخت ہے اور یہ عمل انسان کے باطن کو خراب کرنے والا ہے۔

## راستے میں چلتے وقت نگاہ نیچی رکھو:

حضرت والا قدس اللہ تعالیٰ سرہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جنت سے نکالا تو جاتے جاتے وہ دعا مانگ گیا کہ یا اللہ مجھے قیامت تک مہلت دے دیجئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو مہلت دے دی اب اس نے اکڑ پھوں دکھائی چنانچہ اس وقت اس نے کہا:

﴿لَا تِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ﴾ (الاعراف: آیت ۱۷)

یعنی میں ان بندوں کے پاس ان کے دائیں طرف سے، بائیں طرف سے، آگے سے اور پیچھے سے جاؤں گا اور چاروں طرف سے ان پر حملے کروں

گا حضرت والا فرماتے ہیں کہ شیطان نے چاروں سمتیں تو بیان کردیں، تو معلوم ہوا کہ شیطان اسی چاروں سمتوں سے حملہ آور ہوتا ہے، کبھی آگے سے ہوگا، کبھی پیچھے سے ہوگا، کبھی دائیں سے ہوگا، کبھی بائیں سے ہوگا، لیکن دو سمتیں چھوڑ گیا، ان کو نہیں بیان کیا ایک اوپر کی سمت، اور ایک نیچے کی سمت، اس لئے اوپر کی سمت بھی محفوظ ہے اور نیچے کی سمت بھی محفوظ ہے، اب اگر نگاہ اوپر کر کے چلو گے تو ٹھوکر کھا کر گر جاؤ گے۔ اس لئے اب ایک ہی راستہ رہ گیا کہ نیچے کی طرف نگاہ کر کے چلو گے تو انشاء اللہ شیطان کی چارطرفی حملے سے محفوظ رہو گے اس لئے بلاوجہ دائیں بائیں نہ دیکھو، بس اللہ اللہ کرتے ہوئے نیچے دیکھتے ہوئے چلو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمہاری حفاظت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۝﴾

(النور: ۳۰)

یعنی مؤمنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو نیچی کرلیں، تو خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نگاہ نیچی کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور پھر آگے اس کا نتیجہ بیان

فرما دیا کہ اس کی وجہ سے شرم گاہوں کی حفاظت ہوجائے گی اور پاک دامنی ہوجائے گی۔

## یہ تکلیف جہنم کی تکلیف سے کم ہے:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ آگے فرماتے ہیں کہ:

ہمت کر کے ان (دونوں) کو اختیار کرے گو نفس کو تکلیف ہو، مگر یہ تکلیف نار جہنم کی تکلیف سے کم ہے یعنی اس وقت تو نگاہ کو بچانے سے نفس کو تکلیف ہورہی ہے لیکن اس بدنگاہی کے بدلے میں جو جہنم کا عذاب ہے، اس کی تکلیف کے مقابلے میں یہ تکلیف لاکھوں، کروڑوں، بلکہ اربوں گنا کم ہے بلکہ یہاں کی تکلیف کو وہاں کی تکلیف سے کوئی نسبت ہی نہیں، کیونکہ وہاں کا عذاب غیر متناہی ہے کبھی ختم ہونے والا نہیں اور یہاں کی تکلیف ختم ہونے والی ہے۔ آگے فرمایا کہ:

## ہمت سے کام لو:

"جب چند روز ہمت سے ایسا کیا جائے گا تو میلان میں بھی کمی ہوجائے گی بس یہی علاج ہے، اس کے سوا کچھ علاج نہیں،

اگرچہ ساری عمر سرگرداں رہے“

اس لئے جب انسان محنت اور مشقت برداشت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے وعدہ فرمالیا ہے کہ:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ﴾ (العنکبوت: آیت ۶۹)

یعنی جو شخص ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم ضرور اس کو راستہ دکھا دیں گے تو وہ مجاہدہ کرنے والے کو راستہ دیتے ہیں لہٰذا مجاہدہ کر کے نظر نیچی کرلو گے تو بالآخر اللہ تعالیٰ میلان میں بھی کمی فرما دیں گے، انشاء اللہ بس یہی علاج ہے۔

# زبان کی حفاظت

## زبان ایک عظیم نعمت:

یہ زبان جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا فرمائی ہے، اس میں ذرا غور تو کرو کہ یہ کتنی عظیم نعمت ہے یہ کتنا بڑا انعام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیا اور بولنے کی ایسی مشین عطا فرمادی کہ جو پیدائش سے لے کر مرتے دم تک انسان کا ساتھ دے رہی ہے، اور چل رہی ہے اور اس طرح چل رہی ہے کہ انسان

نے ذرا ادھر ارادہ کیا ادھر اس نے کام شروع کر دیا اب چونکہ اس مشین کو حاصل کرنے کے لئے کوئی محنت اور مشقت نہیں کی کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا، اس لئے اس نعمت کی قدر معلوم نہیں ہوتی اور جو نعمت بیٹھے بٹھائے بے مانگے مل جاتی ہے، اس کی قدر نہیں ہوتی، اب یہ زبان بیٹھے بٹھائے مل گئی، اور مسلسل کام کر رہی ہے، ہم جو چاہتے ہیں اس زبان سے بول پڑتے ہیں اس نعمت کی قدر انہی لوگوں سے پوچھیں جو اس نعمت سے محروم ہیں زبان موجود ہے مگر بولنے کی طاقت نہیں ہے انسان کوئی بات کہنا چاہتا ہے، مگر ان کا اظہار نہیں کر سکتا، اس سے پوچھو وہ بتائے گا کہ زبان کتنی بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام ہے۔

## اگر زبان بند ہو جائے؟:

اس بات کا ذرا تصور کرو کہ خدا نہ کرے اس زبان نے کام کرنا بند کر دیا اور اب تم بولنا چاہتے ہو لیکن نہیں بولا جاتا اس وقت کیسی بے چارگی اور بے بسی کا عالم ہوگا میرے ایک عزیز جن کا حال ہی آپریشن ہوا ہے انہوں نے بتایا کہ آپریشن کے بعد کچھ دیر اس حالت میں گزری کہ سارا جسم بے حس تھا، پیاس شدید لگ رہی تھی، سامنے آدمی موجود ہے، میں اس سے کہنا چاہتا ہوں کہ تم

مجھے پانی پلا دو، لیکن زبان نہیں چلتی، آدھا گھنٹہ اسی طرح گزر گیا بعد میں وہ کہتے تھے میری پوری زندگی میں وہ آدھا گھنٹہ جتنا تکلیف دہ تھا، ایسا وقت کبھی میرے اوپر نہیں گزرا تھا۔

## زبان اللہ کی امانت:

اللہ تعالیٰ نے زبان اور دماغ کے درمیان ایسا کنکشن رکھا ہے کہ جیسے ہی دماغ نے یہ ارادہ کیا کہ فلاں کلمہ زبان سے نکالا جائے، اسی لمحے زبان وہ کلمہ ادا کر دیتی ہے اور اگر انسان کے اوپر چھوڑ دیا جاتا کہ تم خود اس زبان کو استعمال کرو، تو اس کے لئے پہلے علم سیکھنا پڑتا کہ زبان کی کس حرکت سے الفؔ نکالیں زبان کو کہاں لے جا کر بؔ نکالیں تو پھر انسان ایک مصیبت میں مبتلا ہو جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر انسان کے اندر یہ بات رکھ دی کہ جو لفظ وہ زبان سے ادا کرنا چاہ رہا ہے تو بس ارادہ کرتے ہیں فوراً وہ لفظ زبان سے نکل جاتا ہے، لیکن اب ذرا اس کو استعمال کرتے ہوئے یہ تو سوچو کہ کیا تم خود یہ مشین خرید کر لے آئے تھے؟ نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، اس نے عطا فرمائی ہے، یہ تمہاری ملکیت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور جب ان کی دی ہوئی امانت ہے تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو ان کی رضا کے مطابق

استعمال کیا جائے، یہ نہ ہو کہ جو دل میں آیا، بک دیا۔ بلکہ جو بات اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہے، وہ نکالو، اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق نہیں ہے وہ بات مت نکالو۔ یہ سرکاری مشین ہے، اس کو اس کی مرضی کے مطابق استعمال کرو۔

## زبان کا صحیح استعمال:

اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو ایسا بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس زبان کا صحیح استعمال کرلے، تو اس کلمے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نہ جانے اس کے کتنے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور اس کا کتنا اجر و ثواب حاصل ہوجاتا ہے، جب ایک انسان کافر سے مسلمان ہوتا ہے تو وہ اسی زبان کی بدولت ہوتا ہے زبان سے کلمہ شہادت پڑھ لیتا ہے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه"

اس کلمہ شہادت پڑھنے سے پہلے وہ کافر تھا مگر پڑھنے کے بعد مسلمان ہوگیا، پہلے جہنمی تھا، اب جنتی بن گیا تھا، پہلے اللہ کا مبغوض تھا، اب محبوب بن گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اجابت میں شامل ہوگیا، یہ عظیم انقلاب اس ایک کلمہ کی بدولت آیا جو اس نے زبان سے ادا کیا۔

## زبان کو ذکر سے تر رکھو:

ایمان لانے کے بعد ایک مرتبہ زبان سے کہہ دیا "سبحان اللّٰہ" تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس کے ذریعے میزان عمل کا آدھا پلڑا بھر جاتا ہے یہ کلمہ چھوٹا ہے مگر اس کا ثواب اتنا عظیم ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ "سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم" یہ دو کلمے زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں کہ ذرا سی دیر میں ادا ہو گئے، لیکن میزان عمل میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت محبوب ہیں بہرحال: یہ مشین اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ اگر ذرا سا اس کا رخ بدل دو، اور صحیح طریقے سے اس کو استعمال کرنا شروع کردو، تو پھر دیکھو یہ تمہارے نامۂ اعمال میں کتنا اضافہ کرتی ہے، اور تمہارے لئے جنت میں کس طرح گھر بناتی ہے اور تمہیں کس طرح اللہ کی رضا مندی عطا کراتی ہے، اس کے ذریعہ اللہ کا ذکر کرو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اس زبان کو تر رکھو، پھر دیکھو کس طرح تمہارے درجات میں ترقی ہوتی ہے ایک صحابی نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کون سا عمل افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

# لباس کے شرعی اصول

## لباس کے چار بنیادی اصول:

اللہ تعالیٰ نے لباس کے بنیادی اصول بتا دیئے ہیں، فرمایا کہ:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا، وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ.﴾ (الاعراف: آیت ۲۶)

ترجمہ: ''اے بنی آدم، ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس اتارا جو تمہاری پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپاتا ہے، اور جو تمہارے لئے زینت کا سبب بنتا ہے اور تقویٰ کا لباس تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔''

یہ تین جملے ارشاد فرمائے، اور ان تین جملوں میں اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات بھر دی ہے۔

## لباس کا بنیادی مقصد:

اس آیت میں لباس کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ تمہاری

پوشیدہ اور شرم کی چیزوں کو چھپا سکے۔ ''سوآۃ'' کے معنی وہ چیز جس کے ذکر کرنے سے یا جس کے ظاہر ہونے سے انسان شرم محسوس کرے، مراد ہے۔''سترعورت''۔تو گویا کے لباس کا سب سے بنیادی مقصد''سترعورت'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے جسم کے کچھ حصوں کو''عورت'' قرار دیا، یعنی وہ چھپانے کی چیز ہے۔ وہ ''سترعورت'' مردوں میں اور ہے۔عورتوں میں اور ہے۔ مردوں میں ستر کا حصہ جس کو ہر حال میں چھپانا ہر حال میں ضروری ہے۔ وہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ہے اس حصے کو بلا ضرورت کھولنا جائز نہیں۔ علاج وغیرہ کی مجبوری میں تو جائز ہے۔لیکن عام حالات میں اس کو چھپانا ضروری ہے۔عورت کا سارا جسم، سوائے چہرے اور گٹوں تک ہاتھ کے سب کا سب ''عورت'' ہے اور''ستر'' ہے۔ جس کا چھپانا ضروری ہے اور کھولنا جائز نہیں۔

لہٰذا لباس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ شریعت کے مقرر کئے ہوئے حصوں کو چھپا لے، جو لباس اس مقصد کو پورا نہ کرے، شریعت کی نگاہ میں وہ لباس ہی نہیں، وہ لباس کہلانے کے لائق ہی نہیں۔ کیونکہ وہ لباس اپنا بنیادی مقصد پورا نہیں کر رہا جس کے لئے وہ بنایا گیا ہے۔

## لباس کے تین عیب:

لباس کے مقصد کو پورا نہ کرنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک صورت یہ کہ لباس اتنا چھوٹا ہے کہ لباس پہننے کے باوجود ستر کا کچھ حصہ کھلا رہ گیا، اس لباس کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ اس لباس سے اس کا بنیادی مقصد حاصل نہ ہوا۔ اور کشف عورت ہو گیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ لباس سے ستر کو تو چھپا لیا، لیکن وہ لباس اتنا باریک ہے کہ اس سے اندر کا بدن جھلکتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ لباس اتنا چست ہے کہ لباس پہننے کے باوجود جسم کی بناوٹ اور ابھار نظر آ رہا ہے، یہ بھی ستر کے خلاف ہے، اس لئے مرد کے لئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ اپنے کپڑے سے چھپانا ضروری ہے جو اتنا موٹا ہو کہ اندر سے جسم نہ جھلکے، اور وہ اتنا ڈھیلا ہو کہ اندر کے اعضاء کو نمایاں نہ کرے اور اتنا مکمل ہو کہ جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رہ جائے اور یہی تین چیزیں عورت کے لباس کے لئے بھی ضروری ہیں۔

# دنیا سے دل نہ لگاؤ

## گناہوں کی جڑ ”دنیا کی محبت“:

اگر دنیا کی محبت دل میں سمائی تو پھر صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں نہیں آ سکتی۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ہوتی تو وہ محبت غلط رخ پر چل پڑتی ہے۔ اسی وجہ سے حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿حب الدنیا راس کل خطیئة﴾

ترجمہ: ”دنیا کی محبت ہر گناہ اور معصیت کی جڑ ہے۔“

(کنز العمال: حدیث نمبر ۶۱۱۴)

جتنے جرائم اور گناہ ہیں اگر انسان ان کی حقیقت میں غور کرے گا تو اس کو یہی نظر آئے گا کہ ان سب میں دنیا کی محبت کارفرما ہے، چور کیوں چوری کر رہا ہے؟ اس لئے کہ دنیا کی محبت ہے، اگر کوئی شخص بدکاری کر رہا ہے تو کیوں کر رہا ہے؟ اس لئے کہ دنیا کی محبت دل میں جمی ہوئی ہے۔ شرابی اس لئے شراب نوشی کر رہا ہے کہ وہ دنیاوی لذتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کسی بھی

گناہ کو لے لیجئے۔ اس کے پیچھے دنیا کی محبت کارفرما ہے اور جب دنیا کی محبت دل میں سمائی ہوئی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے داخل ہو سکتی ہے؟

## دل میں صرف ایک کی محبت سما سکتی ہے:

دل میں حقیقی محبت یا تو اللہ کی ہوگی یا دنیا کی ہوگی۔ دونوں محبتیں ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی محبت دل میں سمائی ہوئی ہو اور اللہ کی محبت سمائی ہوئی ہو، یہ دونوں باتیں نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے کہ یہ صرف خیال ہے اور محال ہے اور جنون ہے۔ اس واسطے اگر دل میں دنیا کی محبت سما گئی تو پھر اللہ کی محبت نہیں آئے گی۔ جب اللہ کی محبت نہیں ہوگی تو پھر دین کے جتنے کام ہیں وہ سب محبت کے بغیر بے روح ہیں، بے حقیقت ہیں، ان کے ادا کرنے میں پریشانی، دشواری اور مشقت ہوگی ور صحیح معنی میں وہ دین کے کام انجام نہیں پاسکیں گے۔ بلکہ قدم قدم پر آدمی ٹھوکریں کھائے گا، اسی لئے کہا گیا ہے کہ انسان دل میں دنیا کی محبت کو جگہ نہ دے۔ اسی کا نام ''زہد'' ہے اور ''زہد'' کو حاصل کرنا ضروری ہے۔

## دنیا کی مثال:

مولانا رومی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کے بغیر انسان کا گزراہ بھی

نہیں ہے، اس لئے کہ اس دنیا میں زندہ رہنے کے لئے بے شمار ضرورتیں انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، اور انسان کی مثال کشتی جیسی ہے اور دنیا کی مثال پانی جیسی ہے۔ جیسے پانی کے بغیر کشتی نہیں چل سکتی۔ اگر کوئی شخص خشکی پر کشتی چلاتا ہے تو نہیں چلے گی، اسی طرح انسان کو زندہ رہنے کے لئے دنیا ضروری ہے، انسان کو زندہ رہنے کے لئے پیسہ چاہئے، کھانا چاہئے یا پانی چاہئے، مکان چاہئے، کپڑا چاہئے اوران سب چیزوں کی اس کوضرورت ہے۔ اور یہ سب چیزیں دنیا میں ہیں لیکن جس طرح پانی کشی کے لئے اس وقت تک فائدہ مند ہے جب تک وہ پانی کشتی کے نیچے، دائیں اور بائیں طرف ہے، اس کے آگے پیچھے ہے وہ پانی اس کشتی کو چلائے گا۔ لیکن اگر وہ پانی دائیں بائیں کے بجائے کشتی کے اندر داخل ہوگیا تو کشتی ڈوب جائے گی تباہ ہو جائے گی۔

اسی طرح دنیا کا ساز وسامان جب تک ہمارے چاروں طرف ہے تو پھر کوئی ڈر نہیں ہے اس لئے کہ یہ ساز وسامان ہماری زندگی کی کشتی کو چلائے گا۔ لیکن جس دن دنیا کا یہ ساز وسامان ہماری دل کی کشتی میں داخل ہوگیا، اس دن ہمیں ڈبو دے گا۔

جب تک پانی کشتی کے اردگرد ہو تو کشتی کو چلاتا ہے اور دھکا دیتا ہے اگر وہ پانی کشتی کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو وہ کشتی کو ڈبو دیتا ہے۔

## شام کے گورنر کی رہائش گاہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں تھا کہ ابوعبیدہؓ اتنے بڑے صوبے کے گورنر بن گئے ہیں اور یہاں مال و دولت کی ریل پیل ہے اس لئے ان کا گھر دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے کیا کچھ جمع کیا ہے چنانچہ وہ ایک مرتبہ معائنہ کے لئے شام کے دورے پر تشریف لائے شام کے دورے کے دوران ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ! میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائی کا گھر دیکھوں جہاں تم رہتے ہو۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین! آپ میرے گھر کو دیکھ کر کیا کریں گے۔ اس لئے کہ جب آپ میرے گھر کو دیکھیں گے تو آنکھیں نچوڑنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصرار پر حضرت ابوعبیدہؓ امیر المؤمنین کو لے چلے۔ شہر کے اندر سے گزر رہے تھے۔ جاتے جاتے جب شہر کی آبادی ختم ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہاں لے جا رہے ہو؟ حضرت ابوعبیدہؓ نے جواب دیا بس اب تو قریب ہے چنانچہ پورا دمشق شہر جو دنیا کے مال اسباب سے جگ مگ کر رہا تھا گزر گیا تو آخر میں لے جا کر کھجور کے پتوں

سے بنا ہوا ایک جھونپڑا دکھایا اور فرمایا امیر المؤمنین میں اس میں رہتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں داخل ہوئے تو چاروں طرف دیکھا تو وہاں سوائے مصلے کے کوئی چیز نظر نہیں آئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے ابوعبیدہ! تم اس میں رہتے ہو؟ یہاں تو کوئی ساز وسامان کوئی برتن اور کھانے پینے اور سونے کا انتظام بھی نہیں ہے۔

انہوں نے جواب دیا امیر المؤمنین الحمد للہ میری ضرورت کے سارے سامان میسر ہیں۔ یہ مصلیٰ ہے اس پر نماز پڑھ لیتا ہوں رات کو اس پر سو جاتا ہوں اور پھر ہاتھ اوپر چھپر کی طرف بڑھایا اور وہاں سے ایک پیالہ نکال کر دکھایا کہ برتن یہ ہے۔اس برتن میں سوکھی روٹی کے ٹکڑے پانی میں بھیگے ہوئے تھے حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین میں دن رات تو حکومت کے سرکاری کاموں میں مصروف رہتا ہوں ایک خاتون میرے لئے دو تین دن کی روٹی ایک وقت میں پکا دیتی ہے تو اس روٹی کو رکھ لیتا ہوں جب وہ سوکھ جاتی ہے تو پانی میں بھگو کر کھا لیتا ہوں۔(سیر اعلا النبلاء جلدا صفحہ ۷)

## آخرت کے لئے دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہیں:

قرآن وحدیث کو صحیح طریقے سے پڑھنے کے بعد یہ صورت حال واضح

ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسولؐ یہ نہیں چاہتے کہ ہم دنیا کو چھوڑ کر بیٹھ جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات ہمیں عطا فرمائیں اس میں یہ کہیں نہیں کہا کہ تم دنیا کو چھوڑ دو کمائی نہ کرو، تجارت نہ کرو، مکان نہ بناؤ بیوی بچوں کے ساتھ ہنسو بولو نہیں، کھانا نہ کھاؤ، اس قسم کا کوئی حکم شریعت محمدی میں موجود نہیں۔ ہاں یہ ضرور کہا ہے کہ یہ دنیا تمہاری آخری منزل نہیں بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ دنیا درحقیقت اس لئے ہے تاکہ تم اس میں رہ کر اپنی آنے والی ابدی زندگی یعنی آخرت کی زندگی کے لئے کچھ تیاری کر لو۔ اور آخرت کو فراموش کیئے بغیر اس دنیا کو اس طرح استعمال کرو کہ اس میں تمہاری دنیاوی ضروریات بھی پوری ہوں اور ساتھ ساتھ آخرت کی جو زندگی آنے والی ہے اس کی بھلائی بھی تمہارے پیش نظر ہو۔

## دنیا آخرت کے لئے ایک سیڑھی ہے:

درحقیقت ایک مسلمان کے لئے یہ پیغام ہے کہ دنیا میں رہو، دنیا کو برتو، دنیا کو استعمال کرو لیکن فرق صرف زاویہ نگاہ کا ہے۔ اگر تم دنیا کو اس لئے استعمال کر رہے ہو کہ یہ آخرت کی منزل کے لئے ایک سیڑھی ہے تو یہ دنیا تمہارے لئے خیر ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر دنیا

کو اس نیت سے استعمال کر رہے ہو کہ یہ تمہاری آخری منزل ہے اور بس اس کی بھلائی بھلائی اور اس کی اچھائی اچھائی ہے اور اس سے آگے کوئی چیز نہیں تو پھر یہ دنیا تمہارے لئے ہلاکت کا سامان ہے۔

## دنیا دین بن جاتی ہے:

جب دنیا کی محبت اور اس کا خیال دل و دماغ پر اس طرح چھا جائے کہ صبح سے لے کر شام تک دنیا کے سوا کوئی خیال نہ آئے تو یہ دنیا مردار ہے۔ لیکن اگر اس دنیا کو اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کر رہے ہو تو پھر یہ دنیا دنیا نہیں رہتی بلکہ دین بن جاتی ہے۔ اور اجر وثواب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

## کیا سارا مال صدقہ کر دیا جائے:

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مال کو آخرت کے لئے جمع کرنے کے معنی صرف یہ ہیں کہ جو کچھ بھی مال ہے وہ صدقہ کر دیا جائے لیکن قرآن کریم نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ ولا تنس نصيبك من الدنا ﴾

دنیا میں جتنا حصہ تمہیں ملنا ہے اور جو تمہارا حق ہے اس کو مت بھولو۔ اور اس سے دستبردار مت ہو جاؤ بلکہ اس کو اپنے پاس رکھو۔ لیکن اس مال کے

ساتھ یہ معاملہ کرو کہ:

﴿ واحسن کم احسن اللّٰه الیك ﴾

جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا تم کو یہ مال عطا فرمایا اسی طرح تم بھی دوسروں کے ساتھ احسان کرو، دوسروں کے ساتھ حسن سوک کرو اور آگے فرمایا:

﴿ ولا تبغ الفساد فی الارض ﴾

ترجمہ: ''اور اس مال کو زمین میں فساد اور بگاڑ پھیلانے کے لئے استعمال مت کرو۔''

(ماخوذ، اصلاحی خطبات، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب)

# پردہ کا حکم تمام خواتین کو ہے

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَا بِيْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب: آیت ۵۹)

ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور تمام مؤمنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے چہروں پر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔''

اس سے زیادہ صاف اور واضح حکم کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ ''جلابیب'' جمع ہے ''جلباب'' کی اور ''جلباب'' اس چادر کو کہا جاتا ہے جو عورت اس طرح پہنتی تھی کہ سر سے پاؤں تک اس کا پورا جسم اس میں چھپا ہوتا تھا اور پھر قرآن کریم نے صرف چادر پہننے کا حکم نہیں دیا بلکہ لفظ ''یدنین'' کہا جس کے معنی ہیں کہ وہ چادر آگے لٹکا لیں تاکہ چہرہ بھی نمایاں نہ ہو۔ اور اس چادر میں چھپ جائے اب اس سے زیادہ واضح حکم اور کیا ہوسکتا ہے۔

## اہل مغرب کے طعنوں سے مرعوب نہ ہوں:

حجاب کا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل بیان فرمائی اور ازواج مطہرات اور صحابیات نے اس حکم پر عمل کر کے دکھایا۔ اب اہل مغرب نے یہ پروپیگنڈہ کر دیا کہ مسلمانوں نے عورتوں کے ساتھ بڑا ظالمانہ سلوک کیا ہے کہ ان کو گھروں میں بند کر دیا، ان کے چہروں پر نقاب ڈال دی اور ان کو کارٹون بنا دیا۔

تو کیا مغرب کے اس مذاق اور پروپیگنڈے کے نتیجے میں ہم اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کو چھوڑ دیں؟ یاد رکھو! جب خود ہمارے دلوں میں یہ ایمان اور اعتماد پیدا ہو کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو طریقہ سیکھا ہے وہی طریقہ حق پر ہے تو کوئی مذاق اڑاتا ہے تو اڑایا کرے کوئی طعنے دیتا ہے تو دیا کرے۔ یہ طعنے تو مسلمانوں کے گلے کا زیور ہیں۔ انبیاء علیہم السلام جو اس دنیا میں تشریف لائے کیا انہوں نے کچھ کم طعنے سہے؟ جتنے انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے ان کو یہ طعنے دیئے گئے کہ یہ تو پسماندہ لوگ ہیں، یہ دقیانوس اور رجعت پسند ہیں، یہ ہمیں زندگی کی

راحتوں سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سارے طعنے انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے اور تم جب مؤمن ہو تو انبیاء کے وارث ہو، جس طرح وراثت میں اور چیزیں ملیں گی یہ طعنے بھی ملیں گے۔ کیا ان طعنوں سے گھبرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار چھوڑ دو گے؟ اگر اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان ہے تو پھر ان طعنوں کو سننے کے لئے کمر کو مضبوط کر کے بیٹھنا ہوگا۔

## کل ہم ان کا مذاق اڑائیں گے:

لیکن اس کے برخلاف اگر تم نے ان طعنوں سے ایک مرتبہ صرف نظر کر لی، اور یہ سوچا کہ یہ لوگ طعنے دیا ہی کریں گے اور برا کہیں گے لیکن ہمیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر جانا ہے اور ازواج مطہرات کے راستے پر جانا ہے تو پھر ہزاروں طعنے دیں اور ہمارا مذاق اڑائیں اور ہم پر ہنسیں لیکن ایک دن آئے گا کہ ہم ان پر انشاء اللہ ہنسیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرمایا کہ:

﴿فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝﴾ (سورۃ المطففین: ۳۴)

کفار کے بارے میں فرمایا کہ یہ کفار مسلمانوں کے ساتھ دنیا میں تو یہ معاملہ کرتے تھے کہ ان کو دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے تھے اور جب ان کے پاس

سے کوئی مسلمان گزرتا تو یہ لوگ ایک دوسرے کو اشارے کرتے کہ دیکھو مسلمان جارہا ہے لیکن جب آخرت کا مرحلہ آئے گا تو یہ ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے اور مسندوں پر بیٹھ کر ان کو دیکھ رہے ہوں گے۔ انشاء اللہ، یہ دنیا کی زندگی کتنے دن کی ہے؟ یہ کفار کتنے دن ہنسی مذاق اڑائیں گے؟ جس دن آنکھ بند ہوگی اس دن معلوم ہوگا کہ جو لوگ مذاق اڑاتے تھے ان کا انجام کیا ہوا؟ اور جن کا مذاق اڑاتے تھے ان کا انجام کیا ہوا؟

## عزت اسلام کو اختیار کرنے میں ہے:

یاد رکھو! جو شخص اس کام کے لئے ہمت کر کے اپنی کمر باندھ لیتا ہے وہی شخص دنیا سے اپنی عزت بھی کراتا ہے۔ عزت درحقیقت اسلام کو چھوڑنے میں نہیں بلکہ اسلام کو اختیار کرنے میں ہے۔

## چہرہ کا بھی پردہ ہے:

''حجاب'' میں اصل بات یہ ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم چادر سے یا برقع سے یا کسی ڈھیلے ڈھالے گاؤن سے ڈھکا ہوا ہو۔ اور بال بھی ڈھکے ہوں۔ اور چہرہ کا حکم یہ ہے کہ اصلاً چہرہ کا پردہ ہے اس لئے چہرہ پر بھی نقاب ہونا چاہئے۔ اور اس آیت ''يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ'' کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں خواتین یہ کرتی تھیں کہ چادر اپنے اوپر ڈال کر اس کا ایک پلہ چہرہ پر ڈال لیتی تھیں اور صرف آنکھیں کھلی رہتی تھیں اور باقی چہرہ چادر کے اندر ڈھکا ہوتا تھا۔ تو ''حجاب'' کا اصل طریقہ یہ ہے۔ البتہ ضروریات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے چہرہ کی حد تک یہ گنجائش دی ہے کہ جہاں پردہ کھولنے کی اشد ضرورت ہو اس وقت صرف چہرہ کھولنے اور ہاتھوں کو گٹوں تک کھولنے کی اجازت دی ہے لیکن یہ بھی سخت حالات میں جہاں اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو۔

## مردوں کی عقلوں پر پردہ:

لہٰذا مردوں کا فرض ہے کہ وہ خواتین کو اس پر آمادہ کریں اور خواتین کا فرض ہے کہ وہ اس کی پابندی کریں۔ افسوس کہ اس وقت جب بعض اوقات خواتین ''حجاب'' کرنا چاہتی ہیں لیکن مرد راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کو غلط خیالات سے نجات عطا فرمائیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ (ماخوذ، اصلاحی خطبات، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب)

# مراقبہ موت

## موت کی یاد:

موت کو یاد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی وقت ذہن کو حاضر کر کے یہ سوچئے کہ گویا نزع کی حالت طاری ہے، جان نکل رہی ہے اب آگے یہ سوچیں کہ جان تکلیف سے نکل رہی ہے یا آسانی سے؟ جان کنی کا وقت ہے۔ والدین بھائی بہن عزیز واقارب ڈاکٹر سب بے بس اور مجبور ہیں۔ سوچنے کے بعد ظاہر ہے آپ کا دماغ یہی فیصلہ کرے گا کہ جان آسانی سے نکلنی چاہئے۔ اب یہ سوچیں کہ جان آسانی سے نکلنے کے نسخے بھی ہم استعمال کر رہے ہیں یا نہیں؟ جب اس کے نسخے بھی معلوم ہیں تو انہیں کیوں استعمال نہیں کرتے؟

## مراقبہ کی حقیقت:

مراقبہ کا مطلب ہے یکسوئی سے کسی چیز کو سوچنا۔ یکسوئی سے سوچئے دل و دماغ کو حاضر کر کے۔ شروع میں تو تھوڑی دیر کے لئے سوچیئے۔ جب عادت پڑ گئی تو انشاء اللہ اس میں ترقی ہوتی جائے گی اور ایک دن یہ کیفیت ہوگی کہ یہ

خیال دل میں جم جائے گا اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ایک ہی خیال دل پر سوار رہے گا کہ ایک دن مرنا ہے۔ ایک سانس کی بھی ضمانت نہیں۔ یہ جو سانس لے رہے ہیں شاید یہی آخری سانس ہو، دوسری سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت موت کو یاد کرے اور اس کے لئے تیار رہے۔ مراقبے کی کوئی خاص صورت متعین نہیں۔ بس مقصد یہ ہے کہ اس حقیقت کو سوچیئے اور بار بار سوچیئے۔ کبھی اس سوچ میں ناغہ نہ ہونے پائے۔

## مراقبۂ موت کا اہتمام:

روزانہ مراقبۂ موت کا اہتمام ہر مسلمان کو لازما کرنا چاہیئے۔ دو تین منٹ روزانہ سوچ لیا کریں۔ حدیث میں بھی اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اَکْثِرُوْ مَنْ ذِکَرَ ھَازِمُ اللَّذَّاتُ الْمَوْت﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ”موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو تمام لذتوں کو ختم کر دینے والی ہے۔“

## مراقبۂ موت کے فوائد:

پہلا فائدہ: ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب انسان اپنی موت کو سوچے گا کہ

مجھے ایک دن مرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے تو دین و دنیا کا ہر کام سوچ سمجھ کر کرے گا۔ بالخصوص دین کا ہر کام اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضا کے مطابق کرے گا۔ اس میں اپنی خواہش اور نفس کو دخیل نہیں بنائے گا۔ دین کے احکام کی جو صورت و کیفیت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادی اسی کے مطابق وہ انہیں پورا کرے گا۔ سوچے گا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ کل قیامت کے روز کسی عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا کہ ہم نے تو یہ حکم نہیں دیا تھا تم نے کہاں سے نکال لیا؟ تو میرے پاس کیا جواب ہوگا؟ غرض کہ جس حد تک انسان موت کا مراقبہ کرے گا بدعات و رسوم سے بچا رہے گا۔

بدعت دراصل اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ بدعتی اللہ تعالیٰ کی حکومت کے مقابلہ میں اپنی متوازی حکومت قائم کرتا ہے۔

**دوسرا فائدہ:** مراقبہ موت کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ مسلمان جتنا موت کو سوچے گا اتنا ہی گناہوں سے بچا رہے گا کیونکہ ہر گناہ کے وقت یہ خیال آئے کہ مجھے مرنا ہے۔ قبر میں جانا ہے اور اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے تو گناہ چھوڑنے کی ہمت پیدا ہوجائے گی۔

**تیسرا فائدہ:** مراقبہ موت کا تیسرا فائدہ حب مال اور حب جاہ کا مجرب علاج ہے یوں جاہ اور مال تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اور نعمت کوئی بھی بری نہیں ہوتی، بس برائی جاہ اور مال کی ہوس میں ہے۔

ہوس کا مطلب یہ ہے کہ کمانے کی حرص میں شریعت کی حدود میں تجاوز کر جائے۔ مال کمانے میں حرام و حلال کی تمیز اٹھا دے اور مال میں شریعت نے جو حقوق عائد کئے ہیں ان کو ضائع کر دے۔ زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور قربانی وغیرہ ادا نہ کرے یا بیوی بچوں کا نفقہ ادا نہ کرے یا یہ کہ کماتا تو حلال طریقے سے ہے حقوق مالیہ بھی ادا کرتا ہے مگر مال کی محبت میں گرفتار ہے۔ ہر وقت یہی فکر سوار ہے کہ کہیں سے پیسہ آ جائے۔

جو انسان موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ کبھی دنیا میں پریشان نہیں ہوتا، جو موت کو جتنا زیادہ یاد کرے گا اسی قدر پریشانیوں سے نجات پائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص موت کو یاد کر کے اپنی آخرت بنانے میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش رہتے ہیں اور پریشانیوں سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ یہ شخص اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور کوئی محبّ اپنے محبوب کو پریشان نہیں کرتا۔ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہے۔ موت کو یاد کرنے سے فانی کی محبت دل سے نکل جاتی ہے۔ فانی

سے جس قدر محبت کٹے گی باقی سے اسی قدر جڑے گی۔

کسی مرنے والے کی خبر سنو تو یقین کرلیا کرو کہ جس راستے پر وہ گیا ہے اسی راستے پر ہمیں بھی جانا ہے۔

## مرنے کی تیاری:

موت کی تیاری کا مطلب یہ نہیں کہ قبر کے لئے زمین خرید لیں، کفن بنانا شروع کردیں۔ یہ بعد کی باتیں ہیں ورثہ خود ہی کردیں گے۔ اصل تیاری یہ ہے کہ گناہوں سے باز آجایئے، توبہ استغفار کیجئے، جن لوگوں کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں ان کے حقوق کو ادا کیجئے یا معاف کروا لیجئے نماز روزہ یا کوئی اورعبادت آپ کے ذمہ باقی ہے تو اس کو جلد از جلد ادا کرنا شروع کردیجئے زکوٰۃ باقی ہے تو حساب کر کے گزشتہ سالوں کی پوری زکوٰۃ ادا کردیجئے۔

ادائے حقوق کے معاملہ میں بڑی غفلت ہو رہی ہے۔ کیا معلوم کب وقت آجائے۔ ایک لمحہ کی خبر نہیں۔ مگر بے فکر بیٹھے ہیں۔ سوچیئے اگر اسی بے فکری میں موت آگئی اور حقوق اللہ یا حقوق العباد یوں ہی آپ کے ذمہ رہ گئے نہ ادا کئے نہ معاف کروائے تو آگے چل کر کیا ہوگا؟؟؟

(ماخوذ وعظ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ)

# چالیس احادیث

(۱) ﴿ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ’’بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔‘‘

(۲) ﴿ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمْ ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ’’ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔‘‘

(۳) ﴿ لِلْجَارِ حَقٌّ ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: ’’پڑوسی کا (بھی ضروری) حق ہے۔‘‘

(٤) ﴿ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ﴾ (بخاری)

ترجمہ: ’’دین خیرخواہی کا نام ہے۔‘‘

(٥) ﴿ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالْ ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ’’نیک کام میں جلدی کرو۔‘‘

(٦) ﴿ اَطُّھُوْرُ شَطْرُالْاِیْمَانِ ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ’’صفائی ایمان کا حصہ ہے۔‘‘

(۷) ﴿ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ”جس نے دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

(۸) ﴿ اِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”جب کوئی برائی کرو پس فوراً کوئی نیکی کرلیا کرو۔“

(۹) ﴿ اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلٰھُمَا فِی النَّارِ ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ”رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے۔“

(۱۰) ﴿ مَنْ صَمتَ نَجا ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ”جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔“

(۱۱) ﴿ خَیارُکُمْ مَنْ تَعلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ﴾ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن پڑھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔“

(۱۲) ﴿ لَا یَدْ خُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ ﴾ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ”خاندانی رشتوں کو کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

(۱۳) ﴿ لَا یَدْ خُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

(۱٤) ﴿ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ ﴾ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ”اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔“

(۱۵) ﴿اِنَّمَا الْاَ عْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ”عملوں کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔“

(۱۶) ﴿اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ﴾ (بخاری)

ترجمہ: ”میں تمہیں مسواک کرنے کی بہت تاکید کرتا ہوں۔“

(۱۷) ﴿اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”سادگی ایمان کی علامت ہے۔“

(۱۸) ﴿اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنْ وَجَنَّةُ الْكَافِرْ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ”دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔“

(۱۹) ﴿اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ”حیا ایمان کا جز اور حصہ ہے حیا ایمان کی علامتوں میں سے ہے۔“

(۲۰) ﴿عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”قبر کا عذاب برحق ہے۔“

(۲۱) ﴿كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ”تم سب راعی ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔“

(۲۲) ﴿لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”موت کی تمنا مت کرو۔“

(۲۳) ﴿اَلصَّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ”صبح کا سونا روزی کو روکتا ہے۔“

(۲۴) ﴿اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ﴾ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ” (گناہوں پر) شرمندہ ہونا توبہ ہے۔“

(۲۵) ﴿لَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ”غیب کی باتیں بتلانے والوں کے پاس مت جایا کرو۔“

(۲۶) ﴿خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ”سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہوں۔“

(۲۷) ﴿اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”دونوں آنکھوں کا زنا نامحرم کی طرف نظر کرنا ہے۔“

(۲۸) ﴿بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً﴾ (بخاری)

ترجمہ: ”میری طرف سے پیغام پہنچاتے رہو خواہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو۔“

(۲۹) ﴿اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ﴾ (ابوداوٗد)

ترجمہ: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو چاہئے کہ خاموش رہے۔''

(۳۰) ﴿اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ﴾ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''اشیائے خوردنی کے ذخائر جمع کرنے والا ملعون ہے۔''

(۳۱) ﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلُ الرِّبٰو وَمُؤْكِلِهٖ﴾ (مسلم)

ترجمہ: ''سود لینے والے اور دینے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔''

(۳۲) ﴿وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ﴾

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، دارمی)

ترجمہ: ''اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہوگا یا تمہارے خلاف حجت ہوگا۔''

(۳۳) ﴿اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ''دعا عبادت کا مغز اور خلاصہ ہے۔''

(۳۴) ﴿لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا﴾ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ’’میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔‘‘

(۳۵) ﴿ اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ ﴾ (بخاری)

ترجمہ: ’’اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔‘‘

(۳۶) ﴿ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ﴾ (ابوداؤد)

ترجمہ: ’’ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔‘‘

(۳۷) ﴿ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صُدُقَةٌ ﴾ (بخاری)

ترجمہ: ’’ہر نیک کام میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

(۳۸) ﴿ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ﴾ (بخاری)

ترجمہ: ’’انسان (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔‘‘

(۳۹) ﴿ بِسْمِ اللّٰهُ وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ’’کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔‘‘

(۴۰) ﴿ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتِ ﴾ (ترمذی)

ترجمہ: ’’لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔‘‘

# گذارش

قارئین سے گزارش ہے کہ چھوٹے چھوٹے اور آسان عمل جو اس کتابچہ میں پیش کئے گئے ہیں ان پر خود عمل کریں، اپنے اہل وعیال اور مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو بھی عمل کروانے کی کوشش کریں۔

اس طرح ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کے ذریعہ اپنی زندگی کے لمحات کو کارآمد بنائیں۔

ہماری زندگیوں کا قیمتی سرمایہ برف کی مانند پگھلتا جارہا ہے مگر فی الوقت ہمیں اس کا احساس نہیں ہورہا ہے اس لئے کہ ہم غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔

جب اجل کا فرشتہ اللہ کے حکم سے ہماری روح قبض کرنے کیلئے حاضر ہوگا اس وقت حسرت ہوگی کہ اے کاش ایک دن کی زندگی اور مل جاتی......!!! مگر آہ بے سود!!

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبولیت کا شرف بخشے ہمارے **والد محترم نظام الدین صاحب** (مرحوم) اور **والدہ محترمہ...... صاحبہ** (مرحومہ)، ہم سب اور تمام امت مسلمہ کے درجات بلند کرے اور ہم سب کی آخرت کو سنوارے۔

آمین ثم آمین۔